© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

چند نئی موشگافیاں

سوال:۔

خدا کے دین کی اشاعت کا جو کام اپنی توفیق کے مطابق ہم لوگ سرانجام دے رہے ہیں، اس کے سلسلے میں آپ کی بعض کتابیں، مثلاً دینیات، خطبات وغیرہ بہت مدد دے رہی ہیں اور ان کی تاثیر بلاشبہ بڑھ رہی ہے۔

لیکن دوسری طرف یہ کتابیں مخالفین کا خاص ہدف بھی بنی ہوئی ہیں۔ ان کی بعض عبارات کو چھانٹ چھانٹ کر غلط فہمی پھیلانے اور ہمیں بدنام کرنے کی مہم جاری ہے۔ یہاں تک کہ دیوبند کے مفتیان کرام ان عبارات کی بنیاد پر ہمارے خلاف فتوائے کفر تک جاری کر چکے ہیں۔ ان حالات میں گفتگو کا محور تمام تر چند مخصوص عبارات بن گئی ہیں۔ یہ عبارات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ رسالۂ دینیات باب چہارم کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ "یہ پانچ عقیدے ہیں، جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے۔ ان پانچوں عقیدوں کا خلاصہ صرف ایک کلمہ میں آجاتا ہے۔" پھر باب پنجم میں درج ہے کہ "پچھلے باب میں تم کو بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد صلعم نے پانچ امور پر ایمان لانے کی تعلیم دی ہے۔" حالانکہ حدیث صحیح میں "والقدر خیرہ وشرہ" کو ملا کر ایمان کو چھ چیزوں پر مشتمل قرار دیا گیا ہے (نہ کہ پانچ پر)۔ اس سے معترضین نے یہ نکتہ نکالا ہے کہ "فرقۂ مودودیہ تو قدر پر ایمان نہیں رکھتا۔ یہ لوگ خیر و شر کے خدا کی طرف سے ہونے کے منکر ہیں۔ یہ وہی قدریہ ہیں جن کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ وہ اس امت کے آتش پرست ہیں۔" اسی استدلال کی بنیاد پر صرف جھوٹی الزام تراشی ہی نہیں کی جاتی بلکہ ہمیں صریحاً کافر کہا جاتا ہے اور ہم پر طرح طرح کے مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ بعض جگہ ہمارے دفتروں کو مسجدوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے۔ علماء سوء عوام میں وعظ کہتے پھرتے ہیں کہ "لوگو خبردار! یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے تمہارا ایمان چوری کیا ہے، انھیں جتنی اذیت دو کم ہے۔"

اس اعتراض کے جواب میں ہم نے واضح کیا ہے کہ ہمارا ایمان قدر پر ہے لیکن رسائل دینیات میں ایمان صرف پانچ چیزوں پر مشتمل اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ قدر پر ایمان، ایمان باللہ کے اندر شامل ہے۔ اس جواب کی تائید میں ہم "مسئلہ جبر و قدر" کو پیش کرتے ہیں مگر معترضین آپ کے جواب پر معترض ہیں۔

۲۔ دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ "خطبات" میں آیت وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ...... الخ کی آپ نے جو تفسیر کی ہے وہ عام مفسرین سے مختلف ہے۔ آپ نے "انی معکم" کو "لئن اقمتم" کا جواب بتایا ہے، حالانکہ عام مفسرین نے "انی معکم" کو جملہ مستانفہ قرار دیا ہے اور "لئن اقمتم" کا جواب "لاکفرن عنکم" بتایا ہے۔ آپ نے تو نہ صرف "لاکفرن" جواب نہیں لکھا ہے بلکہ خطبات میں آیت کے اس آخری حصہ کو بالکل چھوڑ ہی دیا ہے۔ معترضین کا دعویٰ ہے کہ نحوی قاعدے کے مطابق بھی "انی معکم" کا ٹکڑا "لئن اقمتم" کا جواب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ "انی معکم" اور "لئن اقمتم" کے درمیان وقف جائز ہے، حالانکہ شرط و جواب کے درمیان تو وقف جائز نہیں ہو سکتا۔ ہم اس اعتراض کا کوئی جواب نہ دیتے ہیں تو حضرات علماء فوراً یہ کہہ کر ہمارا منہ بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ تم مودودی صاحب کے اندھے مقلد ہو اور عربی کے نحوی قواعد کا انکار کرکے بھی ان کی "تفسیر بالرائے" کی حمایت میں دلیلیں دیتے ہو۔ براہ کرم واضح فرمائیے کہ آپ کی تفسیر صحیح ہے تو کن دلائل کی بنا پر؟ اور کیا متقدمین میں سے بھی کسی نے یہ تفسیر کی ہے؟ نہیں تو وہ کیا اسباب تھے کہ آپ نے اس نئی تفسیر کی ضرورت محسوس کی؟ فصیح عربی زبان میں اس کی کوئی نظیر ہو تو اس سے ضرور مطلع کیجئے۔

۳۔ خطبات میں عبادات کے مقاصد کے تذکرے پر یہ اعتراض اٹھایا گیا ہے کہ آپ نے صرف ان کے دنیوی فوائد کا تذکرہ کیا ہے اور انھی کو اہم بتایا ہے، اور عبادات کے اخروی فوائد کا یا تو ذکر ہی نہیں کیا ہے یا اگر کیا ہے تو بھی ثانوی درجے کی حیثیت سے۔ اس کے جواب میں بھی ہم اپنے علم

© rasailojaraid.com